باہمی رابطہ اور تبادلۂ خیال سے فیملی اور خاندان کے درمیان الفت ومحبت میں اضافہ ہوتا ہے

الْخُطْبَةُ الْأُولَى

الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ، رَغَّبَنَا فِي بِنَاءِ أُسَرِنَا عَلَى التَّوَاصُلِ وَالْمَحَبَّةِ، وَالسَّكِينَةِ وَالْمَوَدَّةِ، وَأَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، وَأَشْهَدُ أَنَّ سَيِّدَنَا وَنَبِيَّنَا مُحَمَّدًا عَبْدُ اللَّهِ وَرَسُولُهُ، فَاللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَى سَيِّدِنَا وَنَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ أَجْمَعِينَ، وَعَلَى مَنْ تَبِعَهُمْ بِإِحْسَانٍ إِلَى يَوْمِ الدِّينِ.

أَمَّا بَعْدُ: فَأُوصِيكُمْ عِبَادَ اللَّهِ وَنَفْسِي بِتَقْوَى اللَّهِ، قَالَ سُبْحَانَهُ وَتَعَالَى:(يَا أَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوا رَبَّكُمُ الَّذِي خَلَقَكُمْ مِنْ نَفْسٍ وَاحِدَةٍ وَخَلَقَ مِنْهَا زَوْجَهَا وَبَثَّ مِنْهُمَا رِجَالًا كَثِيرًا وَنِسَاءً وَاتَّقُوا اللَّهَ الَّذِي تَسَاءَلُونَ بِهِ وَالْأَرْحَامَ إِنَّ اللَّهَ كَانَ عَلَيْكُمْ رَقِيبًا)(١).

رفیقانِ ملت ِاسلامیہ! میرے عزیز بھائیو! ہماری فیملی ہمارے بچے اور ہمارا خاندان ایک عظیم عطیہ ہے جو اللہ تعالی نے ہمیں عنایت فرمایا ہے باری تعالی جَلَّ جَلَالُهُ کا ارشاد ہے:(وَاللَّهُ جَعَلَ لَكُمْ مِنْ أَنْفُسِكُمْ أَزْوَاجًا وَجَعَلَ لَكُمْ مِنْ أَزْوَاجِكُمْ بَنِينَ وَحَفَدَةً)(٢). اور اللہ تعالی نے تم ہی میں سے تمھارے لئے بیویاں بنائیں اور (پھر)

(١) النساء : ١.
(٢) النحل : ٧٢.

ان بیویوں سے تمھارے لئے بیٹے اور پوتے پیدا کئے، یہی آل واولاد اور بیٹے پوتے خاندان اور فیملی کے ارکان وممبران ہیں جن سے معاشرے کی تشکیل ہوتی ہے اور قوت ومضبوطی حاصل ہوتی ہے چونکہ آدمی کی طمانینت نیک نامی اور سعادت مندی اس کی اپنی فیملی کے ساتھ وابستہ ہوتی ہے اس لئے شریعت نے ہمیں اپنی فیملی اور خاندان کی سعادت مندی کے لیے کوشش کرنے کی ترغیب دی ہے ہم پر اس کی نیک نامی اور استحکام کی ذمہ داری رکھی ہے اور اس کو الفت و محبت سے معمور رکھنے کی تاکید کی ہے

اپنی فیملی اور خاندان کی سعادت مندی کی تمنا کرنے والو! جہاں تک اس بات کا سوال ہے کہ فیملی اور خاندان کو الفت و محبت سے معمور رکھنے کا طریقہ کیا ہے ؟اور اس کی کامیابی اور نیک بختی کی بنیاد کیا ہے ؟ تو جاننا چاہیے فیملی اور خاندان کی کامیابی کی بنیاد باہمی رابطہ ہے اور اس کی نیک بختی کا سبب آپسی تبادلۂ خیال ہے یعنی فیملی کو کامیاب بنانے کا اور اس کو الفت و محبت سے آباد رکھنے کا طریقہ یہ ہے کہ فیملی کے ممبران ایک دوسرے کے ساتھ تعلق رکھیں آپس میں مِلتے جُلتے رہا کریں اور باہم رائے مشورہ کرتے رہا کریں پھر اس تبادلۂ خیال کی ابتدا میاں بیوی سے ہوتی ہے یقیناً زوجین کا مضبوط تعلق گھر کی نیک

 باہمی رابطہ اور تبادلۂ خیال سے فیملی اور خاندان کے درمیان محبت میں اضافہ ہوتا ہے

بختی کی بنیاد ہے اور ان کی باہمی وفاداری اور نرمی افراد خانہ کی الفت و محبت کا سبب ہے اس کی بدولت ازدواجی رشتہ خوشگوار ہوتا ہے اور خاندان کی شیرازہ بندی اور اس کی مضبوطی قائم ودائم رہتی ہے درحقیقت میاں بیوی کی محبت و ہمدردی اللہ تعالی کی ایک نشانی اور اس کی عظیم نعمت ہے خدائے عزّوجلّ کا ارشاد ہے: (وَمِنْ آياتِهِ أَنْ خَلَقَ لَكُمْ مِنْ أَنْفُسِكُمْ أَزْواجًا لِتَسْكُنُوا إِلَيْها وَجعَلَ بَيْنَكُمْ مَوَدَّةً وَرَحْمَةً)[1]. اور اسی کی نشانیوں میں سے یہ ہیکہ اس نے تمھارے لئے تمھاری جنس کی بیویاں بنائیں تاکہ تم ان کے پاس سکون حاصل کرو اور تم میاں بیوی میں محبت اور ہمدردی پیدا فرمائی، الحاصل زوجین کی باہمی محبت شریعت میں مطلوب ہے نیز یہ ایک یہ فطری رغبت اور معاشرتی ضرورت بھی ہے میاں بیوی کا آپس میں مِل بیٹھنا اور بچوں کی تربیت اور گھریلو معاملات پر تبادلۂ خیال کرنا انتہائی مفید عمل ہے اپنے دل کی بات کہنے اور دوسرے کی سننے سے دل کی کُدورت دور ہوتی ہے اور ایک دوسرے کے جذبات کی قدر کرنے سے ذہنی قربت و محبت حاصل ہوتی ہے نبیٔ رحمۃ للعلمین ﷺ نے اپنے عمل سے ہمیں اس کی تعلیم دی ہے چنانچہ آپ ﷺ اپنے اہل و

(١) الروم : ٢١ .

باہمی رابطہ اور تبادلۂ خیال سے فیملی اور خاندان کے درمیان محبت میں اضافہ ہوتا ہے

عیال کے ساتھ تشریف رکھتے اور انسیت کی باتیں کرتے[1] سیدنا عبد اللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ نبیؑ اکرم ﷺ نماز عشا کے بعد جب اپنے دولت خانے پر تشریف لاتے تو کچھ دیر اپنے اہل و عیال کے ساتھ نشست فرتے اور ان سے گفتگو فرماتے[2]. رحمت عالم ﷺ اپنی ازواج مطہرات کو شفقت و کرم سے نوازتے ان کے ساتھ چہل قدمی فرماتے اور دل لگی کی باتیں کرتے ام المومنین حضرت صَفِیَّہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ ایک بار رسول اکرم ﷺ اعتکاف میں تھے تو میں رات میں آپ کی زیارت کے لئے حاضر ہوئی میں نے آپ کے ساتھ بات چیت کی پھر جب میں واپس ہونے کے لئے اٹھی تو آپ ﷺ بھی میرے ساتھ اٹھے اور مجھے پہنچانے کیلئے میرے گھر تک تشریف لائے[3] الحاصل میاں بیوی کے رابطے اوران کی مجلسیں قربت و جذباتیت میں اضافہ کرتی ہے اس سے دونوں کواپنے بچوں کی تربیت کا احساس ہوتا ہے اور ان کے قلوب میں یہ شعور پختہ ہوتا ہے کہ ہمارے بچے اللہ کی امانت ہیں جن کی تربیت کی ذمہ داری ہم پر لازم ہے اور نبیؑ کریم ﷺ نے ہمیں اس ذمہ داری کوادا کر نیکی کی تاکید فرمائی ہے :« كُلُّكُمْ رَاعٍ، وَكُلُّكُمْ

(١) تفسير ابن كثير : (٢/٢٤٢).
(٢) متفق عليه .
(٣) متفق عليه ، واللفظ لأحمد ٢٧٦١٩.

مَسْئُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ...وَالرَّجُلُ رَاعٍ فِي أَهْلِهِ وَهُوَ مَسْئُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ، وَالْمَرْأَةُ رَاعِيَةٌ فِي بَيْتِ زَوْجِهَا وَمَسْئُولَةٌ عَنْ رَعِيَّتِهَا»[١]. تم میں سے ہر شخص نگراں اور ذمہ دار ہے اور ہر شخص سے اس کی رعیت کی بابت سؤال ہوگا...اور مرد اپنے اہل وعیال کا نگراں اور ذمہ دار ہے اور اس سے اس کی رعیت کی بابت سؤال کیا جائیگا، اور بیوی اپنے شوہر کے گھر کی نگراں اور ذمہ دار ہے اور اس سے اس کی رعیت کی بابت سؤال ہوگا،

اپنے بچوں کے ساتھ تعلق والفت رکھنے والو! فیملی رابطے کی ایک اہم اور پاکیزہ صورت بچوں کے ساتھ ان کے والدین کا ربط وتعلق ہے اس کی صورت یہ ہے کہ ہم ان کے لئے اپنا وقت فارغ کریں ان کے ساتھ تبادلۂ خیال کریں ان کی بات محبت اور توجہ سے سنیں اچھے کام پر ان کی ہمت افزائی کریں ان سے خیر خواہی کے کلمات کہیں ان کے ساتھ شفقت ومحبت کا اظہار کریں اللہ تعالی سے ان کا رشتہ مضبوط کریں اور ان کے افکار وخیالات کو پاکیزہ بنائیں انبیائے کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام اور سلف صالحین کا یہی معمول تھا ،چنانچہ حضرت لقمان حکیم اپنے بیٹے کو مسلسل نصیحتیں فرمایا کرتے اور اللہ تعالی کی قدرت

---

(١) متفق عليه ، واللفظ للبخاري .

کاملہ کو ذہن میں مستحضر کیا کرتے اس سلسلے میں قرآن مجید کہتا ہے: (يَا بُنَيَّ إِنَّهَا إِنْ تَكُ مِثْقَالَ حَبَّةٍ مِنْ خَرْدَلٍ فَتَكُنْ فِي صَخْرَةٍ أَوْ فِي السَّمَوَاتِ أَوْ فِي الْأَرْضِ يَأْتِ بِهَا اللَّهُ إِنَّ اللَّهَ لَطِيفٌ خَبِيرٌ)[1]. بیٹے اگر کوئی عمل رائی کے دانہ کے برابر ہو پھر وہ کسی پتھر کے اندر ہو یا آسمان کے اندر ہو یا زمین کے اندر ہو تب بھی اسکو اللہ تعالی ظاہر کردے گا بیشک اللہ تعالی بڑا باریک بیں، باخبر ہے، جب ہم بچوں کو اپنے سے مانوس کریں گے تو وہ کھل کر ہم سے اپنے دل کی بات کہ سکیں گے چنانچہ حضرت یعقوب عَلَيْهِ السَّلَام نے اپنی اولاد کو اپنے سے مانوس کیا تھا اسی کا نتیجہ تھا کہ ان کے صاحبزادے حضرت یوسف عَلَيْهِ السَّلَام نے جب خواب دیکھا تو اس کا تذکرہ کسی اور سے کرنے کے بجائے اپنے والد ماجد سے کیا قرآن کریم نے اس واقعے کو اس طرح ذکر کیا ہے: (إِذْ قَالَ يُوسُفُ لِأَبِيهِ يَا أَبَتِ إِنِّي رَأَيْتُ أَحَدَ عَشَرَ كَوْكَبًا وَالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ رَأَيْتُهُمْ لِي سَاجِدِينَ)[2]. جب یوسف نے اپنے والد سے کہا تھا ابا جان! میں نے (خواب

---

(١) لقمان : ١٦ .

(٢) يوسف : ٤ .

میں) گیارہ ستاروں اور سورج اور چاند کو دیکھا ہے۔ میں نے دیکھا ہے کہ یہ سب مجھے سجدہ کر رہے ہیں

حضراتِ سامعین ورفیقانِ گرامی قدر! باپ کے ساتھ بیٹوں اور بیٹیوں کا ربط و تعلق لازوال اور سدا بہار ہے لہذا بچوں کی شادی کے بعد بھی یہ تعلق قائم ودائم رہنا چاہیے رحمت عالم ﷺ نے اپنے طرز عمل سے ہمیں اس کی تعلیم دی ہے چنانچہ آپ ﷺ اپنی صاحبزادی حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالی عنہا کے نکاح کے بعد ان کے گھر تشریف لے جایا کرتے ان کی خیریت دریافت فرماتے آپ ﷺ جب ان کے پاس تشریف لیجاتے تو وہ احتراماً کھڑی ہوجاتیں آپ کا دست مبارک اپنی ہاتھ میں لیتیں تعظیم کا بوسہ لیتیں پھر آپ کو اپنی نشست گاہ پر بٹھاتیں [1]۔ اسی طرح سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالی عنہ ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا کی ملاقات فرمایا کرتے حال احوال دریافت فرماتے بیماری میں ان کی عیادت فرماتے اور شفقت سے کہتے: پیاری بیٹی آپ کا کیا حال ہے؟[2] ایسے ہی حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ تعالی عنہ اپنے بچوں کے ساتھ ربط و تعلق کا بڑا اہتمام فرماتے تھے اپنے فرزند حضرت عبد اللہ رضی اللہ تعالی عنہ کی شادی کے بعد ملاقات کیلئے ان کے گھر جاتے ان کے حالات

---

(١) أبو داود : ٥٢١٧ ، الترمذي ٣٨٧٢.
(٢) البخاري : ٣٩١٨ .

معلوم کرتے توحضرت عبداللہ کی بیوی اپنے شوہر کی تعریف کرتے ہوئے کہتیں: نِعْمَ الرَّجُلُ عَبْدُ اللَّهِ[1]. عبداللہ بڑے اچھے آدمی ہیں

محترم سامعین وحاضرینِ مسجد! فیملی اور خاندان کو مربوط رکھنے میں اور اس کو الفت و محبت سے آباد رکھنے میں بچوں کا بھی بہت بڑا کردار ہوتا ہے اس کا طریقہ یہ ہیکہ بچے اپنے بڑوں اور بزرگوں کے ساتھ حسن سلوک کریں ان کا اکرام واحترام کریں اپنے مُعاملات میں ان سے مشورہ کریں ان کے تجربات اور مشاہدات سے فائدہ اٹھائیں اور ان سے ملاقات کیا کریں آپ ﷺ کی صاجزادی حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا ملاقات کیلئے خدمت اقدس میں حاضر ہوا کرتیں تھیں جب وہ آتیں تو آپ ﷺ شفقۃً کھڑے ہوجاتے ان کا ہاتھ پکڑتے شفقت کا بوسہ لیتے پھر انکو اپنی نشست گاہ پر بٹھاتے اور ان کا اس طرح استقبال فرماتے: « مَرْحَبًا بِابْنَتِي».[2] آپ ﷺ نے اپنے اس عمل سے بچوں اور چھوٹوں کے ساتھ شفقت وکرم کی اور ان کی قدر دانی کی تعلیم فرمائی ہے، بہرحال فیملی اور خاندان کا تعلق مضبوط کرنا اور اس کو خوشگوار بنانا چھوٹے بڑے سب پر لازم چنانچہ اس سلسلے میں

---

(١) متفق عليه .

(٢) متفق عليه .

بھائیوں اور بہنوں کا باہمی تعاون و تعلق بھی بہت زیادہ کارگر ہوتا ہے بلاشبہ ایک مخلص بھائی اپنے بھائیوں اور بہنوں سے محبت کرتا ہے اخلاص و وفاداری کے ساتھ ان کا تعاون کرتا ہے درحقیقت ایک بھائی اپنے بھائی کیلئے قوت وطاقت اور اعتماد واستحکام کا سرچشمہ ہوتا ہے اسی لئے حضرت موسی علیہ السلام نے رب ذوالجلال والاکرام سے اپنے بھائی حضرت ہارون علیہ السلام کو اپنا مددگار اور شریکِ کار بنانے کی دعا کی تھی خدائے عزوجل نے ان کی دعا قبول کرتے ہوئے ان سے فرمایا: ﴿ سَنَشُدُّ عَضُدَكَ بِأَخِيكَ ﴾[1]. ہم ابھی تمھارے بھائی کے ذریعے تمھارا بازو مضبوط کردیتے ہیں، یعنی ہم تمھارے معاملے کو آسان کردیں گے اور تمھارے بھائی کے ذریعے تمھارے بازو کو مضبوط کردیں گے الحاصل اللہ تعالی نے بھائیوں اور بہنوں کے رشتے کو بہت زیادہ اہمیت عطا فرمائی ہے اور ہر ایک کو دوسرے کے ساتھ حسن سلوک کی اور احسان وکرم کی تاکید فرمائی ہے لہذا چھوٹے بھائی بہن کو اپنے بڑے بھائیوں اور بہنوں کا ادب واحترام کرنا چاہیے اسی طرح بڑے بھائی کو بھی اپنے چھوٹے بھائیوں اور بہنوں کے ساتھ شفقت کا معاملہ کرنا چاہیے اور باہمی تعاون وملاقات کا سلسلہ رکھنا چاہیے اس سلسلے میں والدین پر لازم ہے کہ وہ بچپن ہی سے اپنے بچوں کو باہمی تعلق

---

(١) القصص : ٣٥.

وتعاون کی ترغیب دیتے رہا کریں تاکہ ان کو اس کی اہمیت معلوم ہو اور بڑے ہوکر ان کے لئے عمل آسان ہو

نیکی اور تقوی کی صفت اپنانے والو! والدین اور بچوں کی ملاقات اور اجتماع کی سب سے افضل اور پاکیزہ صورت یہ ہیکہ قرآن کریم کی تعلیم و تلاوت کے مقصد سے ان کا اجتماع ہو اور قرآنی دسترخوان پر سب اکٹھے ہوں قرآن کریم کی برکت سے اس گھر پر رحمت وبرکت نازل ہوگی اولاد نیک وصالح ہوگی اور گھر میں الفت و محبت اور احترام و شفقت کی فضا قائم ہوگی سیدنا انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا معمول تھا کہ جب رات میں ختم قرآن کی نوبت آتی تو اس کو مکمل کرنے کے بجائے تھوڑا سا حصہ چھوڑ دیتے پھر صبح کے وقت اپنے اہل وعیال کو جمع کرتے اور ان کے ساتھ قرآن کریم مکمل فرماتے[1] اسی طرح کھانے کے دستر خوان پر نیز دوسری تقریبات میں گھر والوں کا اجتماع بھی بات چیت کا اور الفت و محبت کا بہترین ذریعہ ہے ایسا اجتماع خیر وبرکت کا سبب ہے اس میں بچوں کی تربیت کا موقع ملتا ہے نیز ان کو پاکیزہ عادات وروایات سے مربوط کرنے میں آسانی ہوتی ہے اسی طرح باپ کو اپنے بیٹوں بیٹیوں اور پوتوں کی سعادت اور کامیابی کے لئے دعا کرنا کرنی چاہیے یہ ایک نیک عمل اور انبیائے کرام کی سنت ہے حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اپنی آل واولاد کے لئے اس

---

(١) الدارمي : ٣٥٣٧ .

طرح دعافرمائی تھی. یا اللہ یا کریم ہمارے گھر کو سکون واطمئنان اور امن وعافیت کا گہوارہ بنادے اور معاشرے کے تمام افراد کے درمیان الفت ومحبت پیدا فرمادے ہم کو اپنی رحمت وعنایت اور اپنے فضل وکرم سے نوازدے اور ہم کو اپنے خاص بندوں میں شامل فرمالے *** فاللَّهُمَّ زِدْنَا تَمَاسُكًا وَتَلَاحُمًا، وَمَوَدَّةً وَتَوَاصُلًا، وَوَفِّقْنَا لِطَاعَتِكَ أَجْمَعِينَ، وَطَاعَةِ رَسُولِكَ مُحَمَّدٍ الْأَمِينِ ﷺ وَطَاعَةِ مَنْ أَمَرْتَنَا بِطَاعَتِهِ، عَمَلًا بِقَوْلِكَ:(يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ وَأُولِي الْأَمْرِ مِنْكُمْ)(١).

نَفَعَنِي اللَّهُ وَإِيَّاكُمْ بِالْقُرْآنِ الْعَظِيمِ، وَبِسُنَّةِ نَبِيِّهِ الْكَرِيمِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

أَقُولُ قَوْلِي هَذَا وَأَسْتَغْفِرُ اللَّهَ لِي وَلَكُمْ، فَاسْتَغْفِرُوهُ إِنَّهُ هُوَ الْغَفُورُ الرَّحِيمُ.

---

(١) البقرة : ١٨٥.

الْخُطْبَةُ الثَّانِيَةُ

الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ، أَحْمَدُهُ سُبْحَانَهُ حَمْدًا يَلِيقُ بِجَلَالِ وَجْهِهِ وَعَظِيمِ سُلْطَانِهِ، وَأَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، وَأَشْهَدُ أَنَّ سَيِّدَنَا وَنَبِيَّنَا مُحَمَّدًا عَبْدُ اللَّهِ وَرَسُولُهُ، فَاللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَى سَيِّدِنَا وَنَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ أَجْمَعِينَ، وَعَلَى التَّابِعِينَ لَهُمْ بِإِحْسَانٍ إِلَى يَوْمِ الدِّينِ.

أُوصِيكُمْ عِبَادَ اللَّهِ وَنَفْسِي بِتَقْوَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ.

برادرانِ ملتِ اسلامیہ! میرے عزیز بھائیو! جیسا کہ عرض کیا گیا گھر اور خاندان کے افراد کا باہمی ربط و تعلق انتہائی پاکیزہ اور نیک عمل ہے اس سے خوشگوار معاشرے کی بنیاد قائم ہوتی ہے لوگ ایک دوسرے کے ساتھ مودت ورحمت کا معاملہ کرتے ہیں دراصل بچوں کے ساتھ ربط و تعلق اور ان کی صحیح تربیت سے والدین کو روحانی سکون اور قلبی اطمینان نصیب ہوتا ہے ایسے بچے اپنے والدین کی آنکھوں کی ٹھنڈک بنتے ہیں اور ان کے ذریعے معاشرے میں امن وطمانینت اور دین و شریعت کی فضا عام ہوتی ہے اللہ کے مقرب بندے اپنے بچوں کی نیکی اور کامیابی کی دعا کرتے رہتے ہیں باری تعالی جَلّ جَلالُہ نے ایسے بندوں کی تعریف فرمائی ہے: ﴿ وَالَّذِينَ يَقُولُونَ رَبَّنَا هَبْ لَنَا مِنْ

أَزْوَاجِنَا وَذُرِّيَّاتِنَا قُرَّةَ أَعْيُنٍ وَاجْعَلْنَا لِلْمُتَّقِينَ إِمَامًا)[1]. اور وہ ایسے بندے ہیں جو کہتے ہیں اے ہمارے رب ہماری بیویوں اور ہماری اولاد کی طرف سے ہمیں آنکھوں کی ٹھنڈک عطا فرما اور ہمیں متقیوں کا پیشوا بنا: ان فضائل وبرکات کا تقاضا ہیکہ ہم اپنی فیملی اور بچوں کے ساتھ نیز خاندان کے افراد کے ساتھ اپنا تعلق مضبوط کریں اور ان کے ساتھ الفت ومحبت اور شفقت واحترام کا معاملہ کریں آخر میں بارگاہِ رب العزت میں مخلصانہ دعا ہے کہ الہ العلمین ہماری فیملی اور خاندان کو ادب واحترام سے آراستہ فرما دے اور ہمارے معاشرے کو اتحاد واتفاق کی دولت سے مالامال فرما دے اپنے احکام اور نبی کریم ﷺ کی سنتوں سے حقیقی محبت نصیب فرما اور ان پر عمل آسان فرما ہم کو دنیا اور آخرت کی کامیابی عطا فرما *** هَذَا وَصَلُّوا وَسَلِّمُوا عَلَى مَنْ أُمِرْتُمْ بِالصَّلَاةِ وَالسَّلَامِ عَلَيْهِ، قَالَ تَعَالَى:(إِنَّ اللَّهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى النَّبِيِّ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا صَلُّوا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوا تَسْلِيمًا)[2]. اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَى سَيِّدِنَا وَنَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ أَجْمَعِينَ. وَارْضَ اللَّهُمَّ عَنِ الْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِينَ: أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ وَعُثْمَانَ وَعَلِيٍّ، وَعَنْ سَائِرِ الصَّحَابَةِ الْأَكْرَمِينَ. اللهُمَّ إِنَّا نَسْأَلُكَ صِحَّةً فِي إِيمَانٍ، وَإِيمَانًا فِي حُسْنِ

---

(١) الفرقان : ٧٤.

(٢) الأحزاب : ٥٦ .

خُلُقٍ، وَنَجَاحًا يَتْبَعُهُ فَلَاحٌ، وَرَحْمَةً مِنْكَ وَعَافِيَةً، وَمَغْفِرَةً مِنْكَ وَرِضْوَانًا. اللَّهُمَّ اجْعَلْنَا مِنَ الْبَارِّينَ بِآبَائِهِمْ وَأُمَّهَاتِهِمْ، الْمُحْسِنِينَ إِلَى أَهْلِيهِمْ وَأَرْحَامِهِمْ. **اللَّهُمَّ وَفِّقْ رَئِيسَ الدَّوْلَةِ، الشَّيْخَ خَلِيفَةَ بْنَ زَايِدٍ لِكُلِّ خَيْرٍ، وَاحْفَظْهُ بِحِفْظِكَ وَعِنَايَتِكَ، وَوَفِّقِ اللَّهُمَّ نَائِبَهُ وَوَلِيَّ عَهْدِهِ الْأَمِينَ لِمَا تُحِبُّهُ وَتَرْضَاهُ، وَأَيِّدْ إِخْوَانَهُ حُكَّامَ الْإِمَارَاتِ**. اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِلْمُسْلِمِينَ وَالْمُسْلِمَاتِ، وَالْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ: الْأَحْيَاءِ مِنْهُمْ وَالْأَمْوَاتِ، **اللَّهُمَّ ارْحَمِ الشَّيْخَ زَايِدٍ، وَالشَّيْخَ مَكْتُومٍ، وَشُيُوخَ الْإِمَارَاتِ الَّذِينَ انْتَقَلُوا إِلَى رَحْمَتِكَ، اللَّهُمَّ ارْحَمْهُمْ رَحْمَةً وَاسِعَةً مِنْ عِنْدِكَ، وَأَفِضْ عَلَيْهِمْ مِنْ خَيْرِكَ وَرِضْوَانِكَ**. وَأَدْخِلِ اللَّهُمَّ فِي عَفْوِكَ وَغُفْرَانِكَ وَرَحْمَتِكَ آبَاءَنَا وَأُمَّهَاتِنَا، وَجَمِيعَ أَرْحَامِنَا، وَمَنْ لَهُ حَقٌّ عَلَيْنَا. اللَّهُمَّ إِنَّا نَسْأَلُكَ مُوجِبَاتِ رَحْمَتِكَ، وَعَزَائِمَ مَغْفِرَتِكَ، وَالْغَنِيمَةَ مِنْ كُلِّ بِرٍّ، وَالسَّلَامَةَ مِنْ كُلِّ إِثْمٍ، اللَّهُمَّ إِنَّا نَسْأَلُكَ الْفَوْزَ بِالْجَنَّةِ، وَالنَّجَاةَ مِنَ النَّارِ، اللَّهُمَّ لَا تَدَعْ لَنَا ذَنْبًا إِلَّا غَفَرْتَهُ، وَلَا هَمًّا إِلَّا فَرَّجْتَهُ، وَلَا دَيْنًا إِلَّا قَضَيْتَهُ، وَلَا مَرِيضًا إِلَّا شَفَيْتَهُ، وَلَا مَيْتًا إِلَّا رَحِمْتَهُ، وَلَا حَاجَةً إِلَّا قَضَيْتَهَا وَيَسَّرْتَهَا يَا أَكْرَمَ الْأَكْرَمِينَ، فَأَنْتَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ، وَبِالْإِجَابَةِ جَدِيرٌ. **اللَّهُمَّ احْفَظْ لِدَوْلَةِ الْإِمَارَاتِ اسْتِقْرَارَهَا وَرَخَاءَهَا، وَبَارِكْ فِي خَيْرَاتِهَا، وَزِدْهَا فَضْلًا وَنِعَمًا، وَحَضَارَةً وَعِلْمًا، وَبَهْجَةً وَجَمَالًا، وَمَحَبَّةً وَتَسَامُحًا، وَأَدِمْ عَلَيْهَا السَّعَادَةَ وَالْأَمَانَ يَا رَبَّ الْعَالَمِينَ**. اللَّهُمَّ ارْحَمْ شُهَدَاءَ الْوَطَنِ وَقُوَّاتِ التَّحَالُفِ الْأَبْرَارَ، وَاجْزِ خَيْرَ الْجَزَاءِ أُمَّهَاتِ الشُّهَدَاءِ وَآبَاءَهُمْ وَزَوْجَاتِهِمْ وَأَهْلِيهِمْ جَمِيعًا، اللَّهُمَّ انْصُرْ قُوَّاتِ التَّحَالُفِ الْعَرَبِيِّ، الَّذِينَ تَحَالَفُوا عَلَى رَدِّ الْحَقِّ إِلَى أَصْحَابِهِ. اللَّهُمَّ كُنْ مَعَهُمْ

وَأَيِّدْهُمْ. اللَّهُمَّ وَفِّقْ أَهْلَ الْيَمَنِ إِلَى كُلِّ خَيْرٍ، وَاجْمَعْهُمْ عَلَى كَلِمَةِ الْحَقِّ وَالشَّرْعِيَّةِ، وَارْزُقْهُمُ الرَّخَاءَ يَا أَكْرَمَ الْأَكْرَمِينَ.

اللَّهُمَّ انْشُرِ الِاسْتِقْرَارَ وَالسَّلَامَ فِي بُلْدَانِ الْمُسْلِمِينَ، وَالْعَالَمِ أَجْمَعِينَ.

اللَّهُمَّ اسْقِنَا الْغَيْثَ وَلَا تَجْعَلْنَا مِنَ الْقَانِطِينَ، اللَّهُمَّ أَغِثْنَا، اللَّهُمَّ أَغِثْنَا، اللَّهُمَّ أَغِثْنَا غَيْثًا مُغِيثًا هَنِيئًا وَاسِعًا شَامِلًا، اللَّهُمَّ اسْقِنَا مِنْ بَرَكَاتِ السَّمَاءِ، وَأَنْبِتْ لَنَا مِنْ بَرَكَاتِ الْأَرْضِ.

رَبَّنَا آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً، وَفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً، وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ، وَأَدْخِلْنَا الْجَنَّةَ مَعَ الْأَبْرَارِ، يَا عَزِيزُ يَا غَفَّارُ.

عِبَادَ اللَّهِ: اذْكُرُوا اللَّهَ الْعَظِيمَ يَذْكُرْكُمْ، وَاشْكُرُوهُ عَلَى نِعَمِهِ يَزِدْكُمْ. وَأَقِمِ الصَّلَاةَ.